کلمہ شہادت میں "میں گواہی دیتا ہوں" کا مطلب کیا ہے؟

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2436

تاریخ اجراء: 06رجب المرجب1445ھ/18جنوری2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کلمہ شہادت میں جو ہم کہتے ہیں کہ "میں گواہی دیتا ہوں" تو اس میں "گواہی" سے کیا مراد ہے اور "گواہی" کا ہی لفظ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

کلمہ شہادت یعنی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اس میں گواہی سے مراد اللہ جل مجدہ کے معبود حقیقی ہونے اور رسول مکرم محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کا سچے دل سے اقرار کرنا ہے۔

لفظ شہادت کے مختلف معانی ہیں، جن میں سے ایک معنی "یقینی خبر" بھی ہے، گواہ، معاملہ کا معاینہ کرتا ہے، اسے دیکھتا ہے، تو اسے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس یقین کی بنیاد پر گواہی دیتا ہے تو چونکہ مسلمان ہونے کے لیے بھی اللہ پاک جل وعلا کی وحدانیت اور رسول مکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین ضروری ہے اور مسلمان اس یقین کے ساتھ توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے تو وہ بھی اس میں شہادت کا لفظ لے آتا ہے۔ اور یہ لفظ حدیثوں میں بھی موجود ہے۔

حدیث پاک یہ ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ

دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔"(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤ کم ایمانکم، ص13، مطبوعہ: دارالحضارۃ للنشر والتوزیع)

شہادت کا ایک معنی لغت کی مشہور کتاب "لسان العرب" میں یہ بیان ہوا: "والشھادۃ خبر قاطع تقول منہ: شھد الرجل علی کذا" ترجمہ: شہادت یقینی خبر کو کہتے ہیں، اسی سے تو کہتا ہے: مرد نے اس طرح گواہی دی۔ (لسان العرب، ج03، ص239، مطبوعہ: دار صادر، بیروت)

امام علاء الدین مغلطاي بن قليج بن عبد الله المصري الحنفی (متوفی 689-762 ہجری) فرماتے ہیں: "الشهادة على ضروب، وأصلها تحقق الشيء، وتيقنه من شهادة الشيء أي: حضوره لأن من شاهد شيئا فقد تيقنه علما، فاستعملت هذه اللفظة في تحقق الأشياء" ترجمہ: شہادت چند معانی پر ہے، اور اس کی اصل شئ کا تحقق اور شئ کے وجود کا یقین ہونا ہے، اس لیے کہ جو کسی شئ کی گواہی دیتا ہے، تو اسے اس کے علم کا یقین ہوتا ہے، لہذا یہ لفظ اشیاء کے تحقق کے لیے استعمال کیا گیا۔ (الإعلام بسنته عليه السلام شرح سنن ابن ماجة الإمام، ج04، ص56، مطبوعہ: دار ابن عباس، الدقهلية، مصر)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ لفظ شہادت کے ساتھ ایمان کی گواہی دینے سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "الشھادت ابلغ فی الانکشاف من مطلق العلم" ترجمہ: شہادت کا لفظ انکشاف یعنی کسی چیز کے اظہار میں، مطلق علم سے زیادہ بلیغ ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج01، ص110، مطبوعہ: مکتبہ عثمانیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم